حضرت امام جعفر صادقؑ کے طبّی احکامات

پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی، علی گڑھ

ائمہ معصومین علیہم السلام نے جملہ علوم قرآنی کی تعلیم دی ہے اور ہر علم کا جویا ان کے درس سے فیضیاب ہوا ہے۔ علوم قرآنیہ کی اشاعت وتبلیغ کے سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ میں اور وفات حسرت آیات ۱۵ شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ آپ کو علوم قرآنی کا خزانہ مدینۃ علم حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باب مدینۃ العلم امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب۔ سے آباء واجداد کے واسطے سے پہنچا تھا جیسا کہ آپ کی ایک حدیث سے واضح ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: حَدِیْثِیْ حَدِیْثُ اَبِیْ وَحَدِیْثُ اَبِیْ حَدِیْثُ جَدِّیْ وحَدِیْثُ جَدِّیْ حَدِیْثُ عَلِی بْنِ اَبِی طَالِبِ وَحَدِیْثُ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَدِیْثُ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ یعنی میری حدیث میرے بابا کی حدیث ہے اور میرے بابا کی حدیث میرے دادا کی حدیث ہے اور میرے دادا کی حدیث علی بن ابی طالب کی حدیث ہے اور امیر المومنینؑ کی حدیث جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔

منجملہ دیگر علوم قرآنی کے آپؑ کے اصحاب نے علم طب میں بھی حضرت امام جعفر صادقؑ سے استفادہ فرمایا چنانچہ اس علم میں بھی آپ کی اکثر احادیث کتب معتبرہ میں درج ہیں۔ آپ کے طبی احکامات علم طب کی رو سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ پیش نظر مضمون میں میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کے طبی فرمودات کو مختلف کتب سے اخذ کر کے اصول طب کے مطابق بالترتیب پیش کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کے طبی احادیث کا مطالعہ کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ آپ طبیب روحانی ہی نہیں طبیب جسمانی بھی تھے اور علم طب کے اسرار وغوامض پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔ آپ نے نہ صرف امراض جسمانی کے دفعیہ کے لئے ادعیہ واعمال صالحہ تعلیم فرمائے بلکہ طب قرآنی کے رو سے اغذیہ وادویہ بھی مرض کے مطابق تجویز فرمائیں۔ اور حفظ صحت ودفع امراض کے لئے مناسب تدابیر کی تعلیم علم طب قرآنی کی رو سے آپ دیتے رہے اور اس طرح آپ نے دیگر علوم قرآنی کے ساتھ طب قرآنی کی اشاعت وتبلیغ بھی فرمائی۔

آپؑ نے طب قرآنی کی تعلیم دنیا کو علمی وعملی دونوں طریقوں سے دی۔ آپ اپنے جدّ امجد حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کا مکمل نمونہ تھے آپ کی سیرت کا طبی پہلو علم طب کی عملی تعلیم کا آئینہ دار تھا۔ جو آپ کا عمل تھا وہی آپ کا علم تھا۔ آپ کی حیات مقدس کے اصول

وہ تھے جن پر عمل کر کے بیمار ہو ہی نہیں سکتا اور اگر کوئی بیماری لاحق ہو تو جلد ہی دور ہو جائے۔ جن طبی اصولوں پر آپ کا عمل تھا ان کی تعلیم آپ نے لوگوں کو دی اور جنھوں نے ان پر عمل کیا ان کی طاقتیں امراض سے بحال رہیں اور وہ طبیب کے محتاج نہ ہوئے۔

امام جعفر صادقؑ کے طبی ارشادات آج بھی جب کہ دنیائے طب بہت ترقی کر چکی ہے بڑے قابل قدر ہیں۔ آپ کے زرین اصول ان حقائق پر مبنی ہیں جس کا اعتراف طب جدید کے ماہرین کو بھی ہے۔ اور اسی بنا پر یہ ضروری ہے کہ موجودہ طب کے اصول کے مطابق آپ کے طبی ارشادات کو ترتیب دے کر طبی دنیا میں پیش کیا جائے۔ جس سے واضح ہو کہ بانیان اسلام نے صرف روحانی علاج ہی نہیں کیا طبی علاج کی تعلیم بھی لوگوں کو دی ہے۔ اور اس علم کے فیض حاصل کرنے پر بھی انسان کو متوجہ فرمایا ہے۔

طب وہ علم ہے جس سے بدن انسان کے حالات صحت و مرض معلوم ہوتے ہیں اور جس کی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ اگر انسان کو صحت حاصل ہے تو اس کی حفاظت کی جائے اور مرض پیدا نہ ہونے دیا جائے اور اگر مرض انسان کو لاحق ہو چکا ہے تو حتی الامکان اس کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ طب کی اس تعریف کے مطابق علم طب دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک تحفظ صحت اور دوسرے ازالۂ مرض۔ طب کے ان دونوں شعبوں پر امام جعفر صادقؑ کے طبی ارشادات پیش کرتا ہوں۔

تحفظ صحت

تحفظ صحت کے اصول وتدابیر جس علم سے متعلق ہیں اس کو علم حفظ صحت ''ہائی جین'' کہا جاتا ہے۔ اکثر قوانینِ اسلام تحفظ صحت سے تعلق رکھتے ہیں اور علم طب سے متعلق ہیں۔ مثلاً جسم ومکان کی صفائی، غذاؤں کا استعمال، نیند وبیداری، مباشرت ودیگر مفید صحت تدابیر وغیرہ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بھی صحت کے متعلق قانون شریعت کی وضاحت فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں آپ کے ارشادات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

جسم اور مکان کی صفائی کے متعلق احکامات

حضرت امام جعفر صادقؑ طیب وطاہر ہستیوں میں سے ہیں۔ آپ کی سیرت پاک سے جسمانی ومکانی ہر قسم کی طہارت و پاکیزگی کا سبق ملتا ہے۔ فقہ جعفری جسمانی ومکانی صفائی وطہارت سے متعلق احکامات کا آئینہ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کے چند طبی ارشادات حسب ذیل ہیں:

مسواک کرنا

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبروں کی سنت ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل برابر مجھے مسواک کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے دانت گھس جائیں گے۔ دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہوا

کہ میری امت پر واجب ہوجائے گی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ مسواک کے بارہ فائدے ہیں۔ پیغمبروں کی سنت ہے، منھ صاف ہوتا ہے، آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے، خدا کی خوشنودی کا باعث ہے، بلغم دفع ہوتا ہے، حافظہ زیادہ ہوتا ہے، دانت سفید ہوجاتے ہیں، نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہوجاتا ہے، دانتوں کی بوسیدگی اور گرنا موقوف ہوجاتا ہے، دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں، بھوک سچی اور زیادہ لگتی ہے، فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور ڈھلکا موقوف ہوجاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نماز شب کو اُٹھو تو مسواک کرو کیونکہ ایک فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منھ پر منھ رکھتا ہے اور جو کچھ تم قرآن، دعاء اور درود وغیرہ پڑھتے ہو اس کو آسمان پر لے جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تمہارے منھ سے خوشبو آتی ہو۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے وضو کے بعد مسواک کرنے کی بابت سوال کیا حضرت نے جواب میں فرمایا کہ وضو سے پہلے مسواک کرنا چاہئے اور اگر کوئی بھول کر پہلے وضو کرلے تو بعد میں مسواک کرسکتا ہے مگر مسواک کے بعد تین مرتبہ کلی ضرور کرے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص مسواک کرے اسے بعد میں کلی بھی کرنا چاہئے۔

ناخن اور لبیں کتروانا اور ڈاڑھی کو متوسط رکھنا

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ناخن کتروانا سنت موکدہ ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے مرض بالخورہ اور جذام اور اندھے پن سے امان ملتی ہے اور اگر ناخن کتروانے کی ضرورت نہ ہو تو گھِسنا ضرور چاہئے کہ اس کے کچھ ریزے گر جائیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اس کی انگلیوں میں کبھی کورکی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ لبیں کتروانے سے غم اور وساوس دور ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ادا ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ بالوں کی جڑ تک لبیں کترواتے تھے اور ان ہی حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض بالخورہ سے امان ملتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک مشت سے جتنی ڈاڑھی زیادہ ہو وہ آتش جہنم ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ڈاڑھی پر ہاتھ رکھو اور جتنی مشت سے نکلتی رہے اس کو کٹوادو۔

❖❖❖